نظرات

سعید احمد اکبرآبادی

بڑی مسرت کی بات ہے کہ مولانا سید ابوالحسن علی ندوی اور پروفیسر مختار الدین احمد صدر شعبہ عربی علی گڈھ مسلم یونیورسٹی حکومت اردن کی عربی اکاڈمی (مجمع اللغۃ العربیہ) کے ممبر منتخب کئے گئے ہیں مولانا عربی زبان کے کثیر التصانیف بلند پایہ ادیب والنشاء پرداز ہیں۔ اور پروفیسر صاحب علامہ میمن عبدالعزیز (علی گڈھ) اور پروفیسر ہملٹن گب (آکسفورڈ) کے تلمیذ رشید ہیں متعدد نوادر مخطوطات کا کھوج لگاکر اپنی اعلیٰ تحقیق وتعلیق کے ساتھ شائع کرچکے ہیں اور متعدد اہم مخطوطات کو اپنی نگرانی میں اڈٹ کرا کے کتنے ہی اسکالرس کو پی۔ ایچ۔ ڈی۔ کی ڈگری دلوا چکے ہیں۔ مسلم یونیورسٹی علیگڈھ کی عربک اکاڈمی (المجمع العلمی الہندی) کے موسس اور اس کے بلند پایہ ششماہی مجلہ کے اڈیٹر ہیں۔ اس بنا پر کوئی شبہ نہیں کہ یہ دونوں حضرات اس علمی اعزاز کے بہمہ وجوہ مستحق تھے، ہم اس پر صدق دل سے مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

پچھلے دنوں بعض اہم علمی سفر پیش آئے اس کی روئداد قارئین برہان کے لئے حسب معمول دلچسپی اور معلومات میں اضافہ کا باعث ہوگی

(۱) ۸ر مارچ کو جامعۃ الفلاح بلیریا گنج ضلع اعظم گڑھ کے ابنائے قدیم کے دو سالہ اجتماع
یں مہمان خصوصی کی حیثیت سے شریک ہوا۔ یہ جامعہ ابھی پندرہ سولہ برس پہلے قائم ہوئی تھی مگر
س مختصر سی مدت میں بھی تعلیم، انتظام، اساتذہ و طلبار کی کثرت، تعمیرات کی وسعت اور اشغال
وظائف میں تنوع کے اعتبار سے جو نمایاں ترقی کی ہے اسے دیکھکر بڑی مسرت ہوئی، مولانا
و اللیث ندوی و اصلاحی اور مشہور عالم و فاضل مولانا جلیل احسن صاحب علی الترتیب جامعہ کے
ظم اور صدر مدرس ہیں۔ اساتذہ اور طلبار سب مہذب و شائستہ اور نصاب تعلیم دینی اور
یکولر علوم و فنون پر مشتمل ۳ بجے سہ پہر کو جامعہ کی نہایت وسیع اور عظیم الشان مسجد میں
سہ شروع ہوا۔ تلاوت کلام مجید کے بعد مجلس ابنائے قدیم کے صدر و سکریٹری نے تحریری
ریہ در رپورٹ پڑھی۔ آخر میں راقم نے خطاب کیا جو کم و بیش ڈیڑھ گھنٹہ جاری رہا۔ اس
ے بعد صدر جلسہ مولانا ابو اللیث صاحب ندوی کی مختصر تقریر پر جلسہ ختم ہو گیا۔ عشار کے
بعد جلسہ عام تھا میں اس میں شریک نہیں ہوا۔ دوسرے دن یعنی ۹ر مارچ کو ۹ بجے صبح جلسہ
شروع ہوا۔ دوسرے حضرات کے ساتھ میری تقریر اس میں بھی ہوئی۔ سہ پہر میں
پندرھویں صدی اسلامی صدی ہو گی؟" کے موضوع پر بڑا اچھا مذاکرہ ہوا۔ جس میں اساتذہ
طلبار سب نے حصہ لیا اور ایک مختصر تقریر میں نے بھی کی۔ ان سب جلسوں میں
سہ کے اساتذہ، طلبار اور مقامی حضرات کے علاوہ اعظم گڑھ سے جناب سید صباح الدین
حمٰن، مولانا ضیار الدین اصلاحی، جناب محسن عثمانی، پرنسپل شبلی کالج اور چند اور حضرات برابر شریک
ے۔ مذاکرہ سے فارغ ہو کر روانہ ہوا، مغرب کے وقت دار المصنفین پہونچا۔ یہاں احباب
ر مجمع پہلے سے منتظر تھا۔ پہونچتے ہی دار المصنفین کی سبک اور خوبصورت مسجد میں مغرب کی
دا کی۔ امامت میں نے ہی کی۔ مسجد سے نکل کر سید صاحب کی معیت میں کتب خانہ اور پریس
ا کیا سے فارغ ہو کر مہمان خانہ آیا۔ یہاں سید صباح الدین عبد الرحمٰن صاحب نے نہایت
ف عشائیہ کا انتظام کر رکھا تھا ایک وسیع و عریض میز پر ارکان و رفقائے دار المصنفین